سوال نمبر ۲: زکوۃ کی اہمیت اور فلسفہ بیان۔ اور روحانی
جواب: اخلاقی اور سماجی فوائد بیان
کریں۔

تعارف

زکوۃ دین اسلام کا ایک بنیادی اور
اہم رکن ہے۔ اس کا اسلامی
نظام معیشت سے گہرا تعلق ہے۔
اللہ تعالیٰ نے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر قرآن مجید نازل فرمایا تب بھی
زکوۃ کی اہمیت میں اضافہ بھی
ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا
حصہ ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
تعلیمات سے بھی زکوۃ کی اہمیت کا
اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہ معاشرے
میں اصلاحات کے نفاذ میں کلیدی
حیثیت رکھتا ہے۔ زکوۃ کی ادائیگی
نہ صرف معیشت اور فروغ دیتی ہے
بلکہ یہ قرب الہی کے حصول کا بھی ایک
اہم ذریعہ ہے۔

زکوۃ کی اہمیت

زکوۃ کے لغوی معنی "پاک کرنا" ہیں

اور اصطلاح میں اس سے مراد ہے
کہ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں
خرچ کرنا۔ قرآن مجید میں اللہ
تعالیٰ نے واضح الفاظ میں زکوٰۃ کی
ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن
مجید میں فرماتے ہیں

"واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ"۔

ترجمہ: "اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو"۔
-القرآن

زکوٰۃ کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے نماز جیسی اہم
عبادت کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کو رکھا۔

ایک اور جگہ سورۃ البقرہ میں اللہ
پاک ارشاد فرماتے ہیں!

ترجمہ: "اللہ سود کو مٹاتا ہے اور
صدقات کو بڑھاتا ہے"۔
-البقرہ

CS CamScanner

یعنی اللہ تعالیٰ سود جیسی لعنت سے
دولت کے گردش جوڑ کو نا پسند فرماتا
ہے۔ اور اللہ تعالیٰ مال کی منصفانہ
تقسیم کو پسند فرماتے ہیں۔ جس سے
غریب طبقے کا بھی فائدہ ہو۔

زکوٰۃ کے مصارف

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ہیں۔ تقسیم
زکوٰۃ کے مدات اللہ تعالیٰ نے خود متعین
فرمائی ہیں۔ قرآن مجید کی سورۃ التوبہ
میں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے مصارف
بیان فرمائے ہیں۔ قرآن کی آیت
کی روشنی میں زکوٰۃ کے مصارف
درج ذیل ہیں:

مصارفِ زکوٰۃ

- فقراء
- مساکین
- مسافر
- نو مسلم
- زکوٰۃ کی وصولی کے ملازمین
- قرض دار
- غلاموں کی رہائی کے لیے
- جہاد کرنے والے

* زکوٰۃ کا نصاب

- سونا ۔ تولہ $7\frac{1}{2}$ ۔ چاندی ۔ تولہ $52\frac{1}{2}$
- روپیہ، پیسہ، سامان تجارت

سونے چاندی دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر

ذکر کے روحانی فوائد

- **قربِ الٰہی کا حصول**

ذکر کی ادائیگی سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اللہ کے حکم کی تعمیل بندے اور اس کے رب کے درمیان فاصلہ کم کر دیتی ہے۔

- **دلی اطمینان اور سکون کا حاصل**

اللہ کے احکام کو بجا لا کر انسان کے دل میں یہ اطمینان پیدا ہوتا ہے کہ اس عمل سے اس کا رب اس سے راضی ہو جائے گا۔

- **دائمی نجات کا یقین**

قرآن کریم میں اللہ فرماتا ہے کہ

ترجمہ: "اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو وہ اسے تمہارے لیے کئی گنا بڑھا دے گا

اور غمگین نفس دے گا

(سورۃ التغابن)

اس آیت کی روشنی میں اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ زکوٰۃ گناہوں کو دھونے کا ذریعہ بھی ہے۔

زکوٰۃ کے اخلاقی فوائد

← احساس و ہمدردی کا جذبہ

زکوٰۃ کی ادائیگی انسان میں احساس و ہمدردی کے جذبے کو فروغ دیتی ہے۔

← مساوات کا فروغ

جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی تعلیمات کے ذریعے سے ہمیشہ برابری اور بھائی چارے کا درس دیا ہے۔ جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مفہوم

"مسلمان آپس میں بھائی بھائی

سبق ۶

الحدیث -

اس حدیث کی روشنی میں ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اسلامی معاشرہ برابری اصولوں پر قائم ہے۔ اور زکوٰۃ سے غریب طبقے کو استحکام ملتا ہے۔ جس سے معاشرے میں ~~برابرا~~ برابری کو فروغ ملتا ہے۔

زکوٰۃ کے معاشی فوائد

اثاثوں کی منصفانہ تقسیم

زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشرے کے امیر و غریب طبقے کے تفرقات میں کمی آتی ہے۔ غریب غربت کی جلن سے نکل آتے ہیں۔ اور حالات مستحکم ہو جاتے ہیں
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں انصاف کو قائم کرنے کو کہا ہے

ترجمہ

"اور انصاف قائم کرو"

التقریر

اس آیت کے ترجمہ کی روشنی
میں ہمیں یہ دلیل ملتی ہے کہ معاشی
میں عدل و انصاف کا قیام شفاف
اور منصفانہ تقسیم سے جڑا ہوا ہے۔

غربت کا خاتمہ

جب دولت صرف امیر کے ہاتھوں
میں قید نہیں رہ جاتی تو اس سے
غریب کے حالات بہتر ہوتے ہیں
اور جو لوگ پیسہ جوڑ جوڑ کے رکھتے ہیں
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انہیں
بہت سخت وعید سنائی ہے

ترجمہ

"اور جو لوگ سونا اور چاندی
جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی

CS CamScanner

راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ
انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری
دیجیے۔"

— سورۃ التوبہ

نتیجہ

خلاصہ یہ کہ زکوٰۃ کے معنی
پاک کرنے کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی
راہ میں خرچ کر کے اپنے مال کو پاک
کرنا۔ زکوٰۃ کو دینِ اسلام میں بہت
خاص اور نمایاں اہمیت حاصل ہے۔
زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشی، سماجی
روحانی اور اخلاقی برائیوں کا
خاتمہ ہوتا ہے اور اس سے معاشرے
میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔

CamScanner

سوال نمبر: انصاف سے کیا مراد ہے؟ اسلام میں نظامِ عدل اور اس کی اہمیت بیان کریں۔

جواب:

تعارف

اسلام ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔
دینِ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔
آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ
نے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن
مجید نازل فرمایا تو تب ہی دین
کو مکمل بھی کر دیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن
مجید میں اپنے بندوں سے کچھ یوں
مخاطب ہوتے ہیں کہ

ترجمہ

مفہوم: "اور آج ہم نے تمہارے لیے، تمہارا
دین مکمل کر دیا"

عدل کا مطلب

یعنی ایک مکمل نظامِ حیات کے اصول

میں اس کے ساتھ ہی واضح ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عدل و انصاف کا حکم فرمایا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے بھی اس بات کا ہمیں ثبوت ملتا ہے۔ اسلام کا نظام عدل بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے عین موافق ہے۔

۲ انصاف

انصاف کے لغوی معنی "دو حصے" کے ہیں اور اصطلاح میں اس سے مراد عدل قائم کرنے کے ہیں۔ یعنی کسی کی حق تلفی نہ کرنا انصاف ہے۔

۳ اسلام میں نظام عدل اور اس کی اہمیت

اسلامی عدالتی نظام

اسلامی نظام کے قیام میں تین طرح کی عدالتوں کے قیام کو اہمیت حاصل ہے

عدالتیں ۔

مظالم | قاضی | احتساب

- **مظالم عدالتیں**
  یہ عدالتیں ان لوگوں کے لیے انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے ہیں جن پر مظالم ہوتے ہیں
- **قاضی عدالتیں**
  یہ معاشرتی برائیوں کے ارتکاب میں کیے جانے والے جرائم کی سزا کے لیے ہوتی ہیں
- **احتساب عدالتیں**

یہ سرکاری ملازمین کے احتساب کے لیے ہوتی ہیں۔ احتساب عدالتوں کا قیام **حضرت عمر فاروقؓ** کے دور حکومت میں عمل میں آیا۔

• قاضی کی خصوصیات

اسلام کے عدالتی نظام میں قاضی کی چند خصوصیات پر زور دیا گیا ہے۔ جن میں اہم درج ذیل ہیں۔

1. ہوش و حواس میں ہونا چاہیے
2. دانشمند ہو
3. قرآن و سنت کا عالم ہو
4. صادق و امین ہونا چاہیے

• گواہ یعنی وکیل کی خصوصیات

1. گواہ باکردار ہونا چاہیے
2. ہوش و حواس میں ہو

جیسا کہ حدیث میں بھی آتا ہے کہ

ترجمہ

مفہوم: "اللہ کی خاطر سچی گواہی دو چاہے وہ تمہارے خود کے خلاف ہو تمہارے گھر والوں، ماں باپ کے یا تمہارے رشتہ داروں کے خلاف ہو۔"

← اسلام کے عدالتی نظام کی اہمیت

کرپشن کا خاتمہ

اسلام کا عدالتی نظام کرپشن کے خاتمے پر زور دیتا ہے۔ اس کی ایک بڑی مثال ہمیں خلافتِ راشدہ میں حضرت عمرؓ کے دورِ حکومت سے ملتی ہے۔ جن کے دورِ حکومت میں عام شوریٰ ارکان کا باقاعدگی سے احتساب کیا جاتا تھا۔

مستحکم معیشت کا فروغ

اسلامی عدالتی نظام معیشت کے فروغ کا ضامن ہے۔ جہاں زکوۃ سے غریبوں کے استحصال کی روک تھام ہوتی ہے۔ **خلافت راشدہ** بالخصوص حضرت عمرؓ کے دور میں معیشت اس قدر مستحکم تھی کہ کوئی سوالی نہ ملتا تھا۔

عدل و انصاف کی فراہمی

اسلام کا عدالتی نظام عدل و انصاف کو یقینی بناتا ہے۔ جیسا کہ یہ حدود اللہ کے متعین کردہ راستوں کے عین مطابق ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ عدل سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ:

~~ترجمہ~~ **مفہوم:** "اللہ عدل و احسان کرنے کا حکم دیتے ہیں" **- النحل**

اس آیت کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ اسلام کا عدالتی نظام اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کی ترجمانی کرتا ہے

نظم و ضبط کا اہتمام

اسلامی عدالتی نظام کا ایک اہم پہلو نظم و ضبط بھی ہے جس پر بر وقت اور فوری عمل کیا گیا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ترجمہ / مفہوم: مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دو۔ جس پر انصاف کا بھی ایک تقاضا ہے۔

قانون کی بالادستی

اسلامی عدالتی نظام میں قانون کی بالادستی ہوتی تھی۔ ایک دفعہ ایک شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں چوری کا مرتکب ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دونوں ہاتھ کاٹنے کی سزا سنادی۔ اور فرمایا اگر اس شخص کی جگہ میری بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیتا

خلاصہ:

عدل سے مراد انصاف ہے یعنی سیدھا راستہ مستقیم
اور اسلامی عدالتی نظام عدل کے
اصولوں پر قائم ہے۔ نظام عدل
اسلام میں قانون کی بالادستی
اور عدل و انصاف کی فراہمی کو یقینی
بنانے پر زور دیتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ
معاشرتی برائیوں کے خاتمے کے
لیے بھی یہ زور اہمیت کا حامل ہے۔

اسلام میں خواتین کے حقوق پر ایک جامع مضمون لکھیں۔

جواب: **تعارف**

خواتین انسانی معاشرے کا ایک مستند، خوبصورت اور نمایاں جز ہیں۔ اپنی جامع خصوصیات کی بدولت یہ معاشرے میں نمایاں حیثیت رکھتی ہیں اسلام میں خواتین کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن مجید اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود مومن عورتوں سے مخاطب ہیں۔ کہ اسلام میں اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خواتین سے متعلق کافی سارے معاملات کا اللہ پاک نے خود تفصیلی ذکر فرمایا ہے

جیسا کہ سورۃ آل عمران، سورۃ النور
سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ نے
مرد عورتوں کے معاملات پر روشنی
ڈالی ہے۔ اس کے بعد احادیث
کی روشنی سے یہ بات واضح ہوتی ہے
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خواتین کے
حقوق پر زور دیا ہے۔

• اسلام میں خواتین کے حقوق

- خواتین کے گھریلو حقوق

اللہ تعالیٰ نے مال کے قسموں کے جنت
دی ہے۔ اس کے بڑھ کر اور کیا
اہمیت اور فضیلت ہو سکتی ہے ایک عورت
کی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں

ترجمہ
مفہوم: "اپنے والدین کے آگے اف تک نہ کہو"

مطلب ماں کو یعنی ایک عورت کو اللہ تعالیٰ نے اتنا بلند مقام عطا فرمایا ہے
اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا۔
اس کے ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے
ترجمہ: مفہوم: جس شخص نے اپنی دو بیٹیوں کی اچھے سے کفالت کی اور رخصت کیا وہ قیامت کے دن میرے اتنا قریب ہوگا جتنا کہ میری یہ انگلیاں"
سبحان اللہ اس حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کے حقوق کے لیے سب سے زیادہ اور واضح پیغام دیا ہے

خواتین کے معاشرتی حقوق

دین میں جبر نہیں دین اسلام
نے اسی صورت میں عورتوں کی حق تلفی
کو پسند نہیں کیا۔ معاشرتی
معاملات بشمول نکاح، طلاق،
الگ گھر، تعلیم، روزگار جیسے معاملے
میں عورت کو مکمل تحفظ فراہم کیا ہے۔

تعلیم کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"علم حاصل کرنا ہر مسلمان
مرد و عورت کے لیے فرض ہے۔"

اسی طرح **نکاح** جیسے اہم معاملے میں
عورت کی رضامندی کو ضروری
قرار دیا گیا ہے۔

خواتین کے سیاسی حقوق

خواتین
اسلامی معاشی نظام میں

کو وراثت کا حق دیا گیا ہے۔ خواتین
کا سیاسی معاملات میں حدود اللہ
کے تعین کردہ اصولوں میں رہ کر
کردار واضح ہے۔ حضرت زینب بنت علیؓ
نے اپنے اہل خانہ سمیت حضرت امام
حسینؓ کے لشکر کا ساتھ دیا اور حیا
و حق کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دیا۔
حضرت خدیجہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا
کی ان کے معاملات میں ہمیشہ
ڈھارس بندھائی۔

- **جنگ میں خواتین کا کردار**

اہل اسلام کی بقا کے لیے جو بھی
جنگیں لڑی گئیں ان میں خواتین
نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس

اس میں شمار کیے ہوئے صحابیات
میں ایک صحابیہ کا نام **حضرت سمیہ**
کا ہے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ ایک جنگ میں بھرپور طریقے سے
شرکت کی۔

خلاصہ

خلاصہ یہ کہ خواتین کو دین اسلام
میں بے شمار حقوق حاصل ہیں۔ جن
کا احاطہ اسلامی تاریخ اور قرآن و
احادیث کی روشنی میں با آسانی کیا
جا سکتا ہے۔ دین اسلام ہمیشہ سے خواتین
کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے
خواتین کو جو حقوق دین اسلام نے دیے
ہیں وہ کسی اور مذہب نے اس سے پہلے
نہیں دیے۔

سوال: اسلام میں ریاست کی معاشی ذمہ داریاں بیان کریں۔ اور اسلام کے معاشی اصولوں کی وضاحت کریں جو عصری دنیا میں معاشی مسائل کو حل کرنے میں مدد گار ثابت ہو سکتے ہیں؟

جواب:

تعارف

اسلامی معاشی نظام ہمارے دین کا ایک تحفہ ہے۔ دین اسلام نے ہمیں بنیادی عقائد اور مضبوط ارکان کے ساتھ ساتھ ایک منفرد اور پائدار معاشی نظام بھی دیا ہے۔ اسلامی معاشی نظام ایک "انقلابی معاشی نظام" ہے۔ اس سے پہلے عرب میں بہت زیادہ

مفلسی پائی جاتی تھی۔ غریبوں کا
استحصال ہوتا تھا۔ اور امیر طبقہ
غریبوں کی حق تلفی میں مصروف
تھا۔ اسلام نے عرب کو ۲۵ سے ۳۰
سال کے عرصے میں دنیا کی سب سے
بڑی معیشت بنا دی۔ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ اپنے لمبے عرصے
تک عرب میں حکومت کی اور
ریاست مدینہ کو ایک فلاحی
ریاست کی شکل دی۔ اسی طرح
خلفائے راشدین نے بہترین حکومتیں
قائم کی۔ حضرت ابوبکرؓ نے 2 سال
اور حضرت عمرؓ نے دس سال تک حکومت
کی۔ اور آپ کی حکومتیں مضبوط
اسلامی معاشی نظام کا آج بھی منہ
بولتا ثبوت ہیں

← ریاست کی معاشی ذمہ داریاں اور معاشی نظام کے اصول

• معاشی جدوجہد اور ترقی کا حصول

اسلام واحد دین ہے جس نے دولت کمانے کو بھی عبادت قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ترجمہ
مفہوم: "ہم نے عبادت میں برکت رکھی ہے"

(الترا‌ن -)

ایک اور جگہ اللہ پاک فرماتے ہیں۔

"اپنا رزق تلاش کرو، یہ بھی عبادت ہے۔"

(القصص: 27)

یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو معاشی جدوجہد کا حکم دیتے ہیں اور محنت میں برکت کا بھی پیغام ملتا ہے

• اخلاقی اصول کی پاسداری

اسلام نے ہمیں اخلاقی اصول کی پابندی کا حکم دیا ہے جس کی بنیاد پر حلال و حرام کی تمیز و تفریق ہوتی ہے جیسا کہ چوری، رشوت، بھیک وغیرہ کو اسلام میں سختی سے منع کیا گیا ہے۔

جیسا: "جو انسان بھیک مانگتا ہے قیامت کے دن اس کی پیشانی پر داغ ہوگا"
- الحدیث

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ترجمہ: "رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں"
- الحدیث

• اسلام میں تجارت کے بیان کردہ اصول

اسلام کا اصول ہے کہ تجارت باہمی
رضامندی اخلاص کی دوڑ کے ساتھ
ہونی چاہیے اور کسی میں کوئی
زور زبردستی نہ ہو۔ مثلاً کسی
مجبور بندے سے کم قیمت پر اس کی
کی مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے
چیز خریدنا بھی منع ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ

ترجمہ:

مفہوم: "جو چیز اپنے لیے پسند کرو
وہی اپنے دوسرے بھائی کے لیے
بھی پسند کرو"

بس اسی صورت بھی کسی کے ساتھ بھی
زیادتی نہ کی جائے
اسی طرح ناپ تول میں کمی
اور ذخیرہ اندوزی کرنا بھی دین
میں ممانعت ہے۔

• اسراف کی ممانعت

دین اسلام میں بخل اور اسراف
دونوں ہی سے منع فرمایا گیا ہے
جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں کہ
ترجمہ و مفہوم: "مگر اسراف نہ کرو"
سورۃ الاعراف

• اسلام میں ذرائع آمدن

اسلامی معاشی نظام میں مسلمانوں سے
جو ٹیکس جمع کرتے ہیں اسے **"زکوٰۃ"** کہتے
ہیں اور غیر مسلموں سے جمع کیے جانے
والے ٹیکس کو **"جزیہ"** کہتے ہیں۔
صاحب حیثیت مسلمانوں سے **"عشر"**
لیا جاتا ہے۔ اسلام میں نئے ٹیکس
کی اجازت ہے لیکن صرف صاحب
حیثیت لوگوں پر لگائے جائیں۔

• سماجی انصاف کو یقینی بنانا

روٹی کپڑا اور حفاظت کی ذمہ داری ....

ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے اس

مقصد کے لیے اسلامی معاشی نظام

"بیت المال" بنانے کا حکم دیتا ہے۔

حضرت عمرؓ کے دور میں یہودی بوڑھوں

اور بچوں کو بھی ریاست کی طرف سے

ماہانہ وظیفہ ملتا تھا۔

• اسلام میں روزگار کی فراہمی کے ذریعے غلامی کا خاتمہ

اسلام میں مزدور کو پسینہ سوکھنے سے پہلے اس کی مزدوری

بروقت دینے کا حکم دیتا ہے۔ جیسا کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے بھی

ثابت ہے۔ اس کی ایک مثال ان

یہودی قیدیوں سے بھی ملتی ہے

جنہیں مسلمان بچوں کو تعلیم دینے

پر رہائی کا وعدہ کیا گیا تھا۔

• دولت کی گردش کو یقینی بنانا

عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ دولت

کی منصفانہ تقسیم یقینی بنایا جائے۔

اس طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ

ترجمہ —

مفہوم: "سونا اور چاندی اکٹھا کرنے والے

روز محشر یہ ان کے کام نہ آئے گا"

— سورۃ التوبہ

قرآنی تعلیمات میں خریدوں کے استعمال کے خلاف

اور دولت کی گردش کو یقینی بنانے کے

عمل کو فروغ دیتی ہیں۔

• سود سے پاک معیشت

قرآن مجید میں "ربا" کا لفظ

استعمال ہوا ہے جس کا مطلب "بڑھنا

یا نشوونما" پانا ہے اور اصطلاح میں

اس سے مراد دولت میں حرام طریقے سے

اضافہ ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے

اللہ پاک فرماتے ہیں کہ

ترجمہ:
"سود اللہ اور اس کے رسول کے خلاف اعلانِ جنگ ہے"

البقرہ —

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر سود کو حرام قرار دیا ہے۔

خلاصہ

اسلامی معاشی نظام ایک واضح اور شفاف معاشی نظام ہیں۔ اس نظام میں رشوت، سود، بددیانتی، چوری، ڈکیتی وغیرہ جیسے اخلاقی برائیوں کی بالکل بھی گنجائش نہیں ہے۔ اسلامی معاشی نظام ایک پر اثر انقلابی معاشی نظام ہے۔